| جلد ۳۴ | ۲۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۵ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۷ |
| --- | --- | --- | --- | --- |

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بخیر و عافیت ہیں فالحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ۲۴ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ اب آپ بفضلہ تعالےٰ بیٹھنے اور چند قدم چلنے لگے ہیں۔ بعض اوقات تکلیف بھی ہو جاتی ہے مگر پہلے جیسی نہیں۔ بعض نئی شکایات بھی پیدا اور دور ہوتی رہتی ہیں۔ بے خوابی اور کمزوری کی شکایت زیادہ ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

آج مطلع ابر آلود رہا بعض اوقات بوندا باندی بھی ہوتی رہی شام کے کچھ دیر بعد تیز بارش ہوئی۔

مولوی بشیر الدین صاحب واقف زندگی ابن مولوی عبیداللہ صاحب مرحوم شہید مارشیس کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### خدا تعالےٰ نے ضرورت کے وقت ایک بندہ کو خاص کر کے بغرض اعلائے کلمہ اسلام واشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانان کے لئے بھیجا۔

"مستعد اور سعید فطرتوں کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ صدی کا سر آجانے پر نہایت اضطراب اور بیقراری کے ساتھ اس مرد آسمانی کو تلاش کرتے۔ اور اس آواز کے سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو جاتے۔ جو انہیں یہ مژدہ سناتی۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے وعدہ کے موافق آیا ہوں"۔ (الحکم)

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالےٰ نے اس ضرورت کے وقت میں کہ اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی۔ اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمہ اسلام واشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانان کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادے سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا ہے کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہونگا۔ اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دونگا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور کس اندرونی اور بیرونی فساد پر نظر ڈال کر چپ رہتا۔ اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا۔ جس کو اپنے پاک کلام میں موکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی۔ کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی۔ جس میں یہ فرمایا گیا تھا۔ کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالےٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا۔ جو اس کے دین کی تجدید کریگا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں۔ بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق نہیں پڑنے دیا"۔ (فتح اسلام)

"اس بات کو بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ جب علماء سے یہ سوال کیا جائے۔ کہ چودھویں صدی کا مجدد ہونے کے لئے بجز اس احقر کے اور کس نے دعوےٰ کیا ہے۔ اور کس نے منجانب اللہ آنے کی خبر دی ہے۔ اور ملہم ہونے اور مامور ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ تو اس کے جواب میں وہ بالکل خاموش ہیں۔ اور کسی شخص کو



ایڈیٹر۔ غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ہش

## ضرورت مصلح کا اقرار مگر مصلح کا انکار

(از ایڈیٹر)

اس بات میں تو تمام کے تمام مسلمان فرقے متفق ہیں۔ کہ

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

چنانچہ یہی شعر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حال میں اپنے اخبار "اہلحدیث" (۷ دسمبر ۱۹۴۵ء) میں درج کیا ہے۔ اور اخبار "زمزم" ۱۵ فروری نے لکھا ہے۔

"مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت میں افسوسناک فساد واقع ہو چکا ہے"۔ پھر مسلمان یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ جب مسلمان بگڑ جائیں گے۔ اور ان کی حالت لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ کی مجسم تفسیر بن جائیگی۔ جس کا جامع ترجمہ مندرجہ بالا شعر ہے۔ تو خدا تعالےٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو مبعوث فرمائیگا۔ لیکن جب پوچھا جاتا ہے۔ کہ اب کہاں ہے وہ مسیح اور مہدی۔ تو بجائے غور و فکر سے کام لینے اور مسیح و مہدی کی تلاش میں لگ جانے کے نہایت کچی اور بودی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی عام لوگوں پر اپنا رعب جمانے کے لئے بھی کوسا جاتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث (۷ جنوری) میں لکھا تھا کہ نہ صرف وہ بلکہ تمام دنیا کے مسلمان منتظر تھے۔ کہ وہ وقت کب آئے گا۔ جب مرزا صاحب کے ذریعہ مسلمان کامل متقی بن جائینگے اور اسلام دنیا میں مکمل طور پر پھیل جائیگا۔ مگر نتیجہ یہ نہیں نکلا۔ ہم نے جو جواب دیا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اگر یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتے۔ آپ کی ہدایات پر پوری طرح عمل کر کے دکھاتے۔ اور پھر انہیں کامیابی نہ ہوتی۔ تو جو جی میں آتا کہتے لیکن ایک طرف تو چشمہ رواں کے قریب تک نہ جانا اور دوسری طرف پیاس سے مرے جانے کا شور مچانا انہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے۔ جو عقل و خرد کو جواب دے چکے ہوں۔

اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی صاحب رقم طراز ہیں۔

"ان لوگوں کا کیا ہی علم کلام ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے۔ یا نہیں سمجھتے۔ کہ جو امور تکوینی ہوتے ہیں۔ یعنی قضا اور قدر میں مقرر ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کے اسباب خداوند تعالیٰ خود پیدا کر دیتا ہے۔ سنیئے مسلمانوں کو غلبۂ دنیا مقدر تھا۔ سبب یہ بنایا۔ کہ آنحضرت علیہ السلام کو کافروں کی جماعت خواب میں تھوڑی دکھائی گئی۔ اور مسلمان کافروں کی نظر میں تھوڑے دکھائے گئے۔ تاکہ فریقین جرأت کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اور زور کا رن پڑے۔ کیوں لیقضی اللہ امرا کان مفعولا۔ یعنی نتیجہ اس کا یہ ہو۔ کہ جو کام خدا کے ہاں مقدر ہو چکا ہے۔ وہ وقوع پذیر ہو جائے"۔ (اہلحدیث ۱۰ فروری)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں خدا تعالیٰ کی اسی قسم کی تائید و نصرت کی مثال پیش کر دینا کوئی مشکل بات نہیں۔ مگر دیکھنا تو یہ چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقصد کیا تھا۔ کیا یہ کہ "ایک زور کا رن پڑے"۔ قطعاً نہیں۔ آپ کی بعثت کا مقصد یہ تھا۔ کہ آپ کے ذریعہ تمام دنیا خدا تعالےٰ کی رحمت حاصل کرے۔ چنانچہ خود خدا تعالیٰ نے ایکطرف تو آپ کو رحمۃ للعٰلمین ٹھہرایا۔ اور دوسری طرف یہ فرمایا۔ کہ وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا۔ یعنی آپ کو تمام دنیا کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں۔ تمام دنیا کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث رحمت بننا "امور تکوینی" میں سے تھا۔ یا نہیں۔ اگر تھا۔ تو کیا ساری دنیا نے آپ کی دعوت قبول کر لی۔ اور آپ کی رحمت میں سے اپنا حصہ حاصل کر لیا۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ بلکہ جس نے آپ کی دعوت قبول کی۔ اسی کو آپ کی رحمت سے حصہ ملا۔ تو پھر یہی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کیوں تسلیم نہیں کی جاتی۔ اور کیوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اندھا دھند مخالفت میں اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات پر مخالفین کو اعتراضات کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

اگر کوئی غیر مسلم مولوی ثناء اللہ صاحب کے ان الفاظ کی بنا پر کہ "جو امور قضا و قدر میں مقرر ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کے اسباب خداوند تعالےٰ خود پیدا کر دیتا ہے"۔ دریافت کرے۔ کہ جب بقول آپ کے بانی اسلام تمام دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے آئے تھے۔ اور یہ امر قضا و قدر میں مقرر ہو چکا تھا۔ تو کیا اس وقت تمام دنیا میں آپ کی دعوت پہنچنے کے سامان پیدا ہو گئے تھے۔ اور سب نے آپ کو اللہ کی رحمت مان لیا تھا۔ تو اس کا ان کے پاس کیا جواب ہے۔

افسوس کہ آج کل کے علماء کہلانے والے سوچنے اور سمجھنے کی بجائے ہر بات کا انکار کر دینا اپنے لئے وجہ فضیلت سمجھتے ہیں اور انکار کرنے کے بعد اس کی تائید میں ایسی باتیں تراشتے ہیں۔ جو نہایت مضحکہ خیز اور تعلیم اسلام کے صریح خلاف ہوتی ہیں۔

## ہر احمدی اپنے اعمال کا محاسبہ کرے۔ اور اس امر پر غور کرے

(۱) کہ کیا تبلیغی جہاد میں شامل ہونے کے لئے اس نے اپنا نام دفتر دعوت و تبلیغ میں بھجوا دیا ہے۔ اور کیا اب اس نے یہ عہد کر لیا ہے۔ کہ ہر سال اپنی رخصتیں یا رخصتوں کا کچھ حصہ حسب توفیق تبلیغ کے لئے وقف کریگا۔

(۲) اگر وہ تبلیغی خط و کتابت میں حصہ لینے کی قابلیت رکھتا ہے۔ تو کیا اس نے اپنا نام مع تعلیمی کوائف کے دفتر دعوت و تبلیغ میں بھجوا دیا ہے۔

(۳) کیا اس کے تمام رشتہ داروں اور دوستوں کو تبلیغ ہو چکی ہے۔ اور اتمام حجت تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں اس نے ان کے مکمل پتے معہ دیگر کوائف کے دفتر ہذا میں نہیں بھجوائے تا دفتر ان سے خط و کتابت کرتا اور لٹریچر فراہم کرتا۔

(۴) صیغہ نشر و اشاعت جو ضروری لٹریچر و ٹریکٹ مہیا کرنے کے لئے مقرر ہے۔ اس کی امداد کے لئے کس قدر کوشش کی ہے۔

(۵) الفضل و مصباح جو جماعت کی تعلیم و تربیت اور غیروں میں تبلیغ کا ایک ذریعہ ہیں۔ ان کی توسیع کے لئے اب تک کیا کوشش کی ہے۔

ان امور کے متعلق ہر احمدی سے استدعا ہے کہ غور کرے اور سوچے اگر وہ ان امور کی طرف توجہ نہ کریگا تو اور کس نے اس کام کو کرنا ہے۔ پس چاہیئے کہ معمولی معمولی عذرات کو راستے سے دور کر کے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی جائے۔ (ناظر دعوت تبلیغ)

## جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور مسلم لیگ

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے صدر پنجاب مسلم لیگ لاہور کے نام مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے۔

گو الیکشن سے پہلے لیگ نے مجھے اپنا ٹکٹ نہیں دیا تھا۔ لیکن اب جبکہ میں خدا کے فضل سے آزاد امیدوار کے طور پر کامیاب ہو گیا ہوں۔ میں اپنی جماعت کی ہدایت کے ماتحت پھر دوبارہ اپنے آپ کو لیگ کی ممبری کے لئے پیش کرتا ہوں۔ مہربانی فرما کر اپنی منظوری سے بواپسی مطلع فرمائیں۔

### پنجاب کے مسلم حلقوں کا انتخابی چارٹ

| | |
|---|---|
| کل مسلم حلقے | ٨٦ |
| مسلم لیگ کے کامیاب ممبر | ٧٥ |
| یونینسٹ " | ٨ |
| آزاد " | ٣ |

کانگرس صفر۔ احرار صفر۔ خاکسار صفر

### پنجاب اسمبلی میں پارٹی پوزیشن

| | |
|---|---|
| مسلم لیگ کے ممبر | ٧٥ |
| کانگرس " | ٥١ |
| اکالی | ٢٢ |
| یونینسٹ | ١٥ |

268

# "فتح اور ظفر کی کلید" ——— المصلح الموعود

## "ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔" (حضرت مسیح موعود)

### ایک عظیم الشان نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوحؑ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا نشان ظاہر ہوگا۔ گویا وہ آسمان سے اتر آئے گا۔ اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا۔ اور انکار کیا گیا۔ اور چپ رہا۔ لیکن وہ اب نہیں چھپائے گا۔ اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی۔ کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ یہ اس لئے ہوگا۔ کہ زمین بگڑ گئی۔ اور زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا۔ ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے۔ لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں۔ اس لئے خدا نے کہا۔ کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ زمین مر گئی۔ یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے۔ گویا مر گئے۔ کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا۔ اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے۔ سو خدا نے ارادہ کیا۔ کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔"

اس عبارت میں جس عظیم الشان نشان کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس کی حسب ذیل علامات بیان کی گئی ہیں۔ وہ نشان

(۱) عنقریب ظاہر ہوگا۔

(۲) اس کے ذریعہ گویا خدا تعالےٰ آسمان سے اترے گا۔

(۳) خدا تعالےٰ کی قدرت کا ایک زبردست نمونہ ہوگا۔

(۴) اس کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنائے۔

### پیشگوئی مصلح موعود

اس عظیم الشان نشان کا وعدہ آج سے اٹھاون برس قبل حضور کو ان الفاظ میں دیا گیا تھا۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں۔ کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں۔ جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

### "کشتی نوحؑ" کی عبارت اور پیشگوئی مصلح موعود

(۱) "کشتی نوحؑ" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ وہ نشان عنقریب ظاہر ہوگا۔ چنانچہ پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ ہیں "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔" بتاتے ہیں۔ کہ اس نشان کے ظہور کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ اور چونکہ اس الہامی پیشگوئی میں مصلح موعود کو حضور کا لڑکا قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا عنقریب ظاہر ہو جانا بھی ایک واضح امر ہے۔

(۲) "کشتی نوح" میں گویا وہ آسمان سے اتریگا" کے الفاظ الہامی پیشگوئی کان اللہ نزل من السماء کا ترجمہ ہیں۔

(۳) "کشتی نوح" کی عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ وہ نشان اللہ تعالےٰ کی قدرتوں کا زبردست نمونہ ہوگا۔ چنانچہ پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) "سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔"

(۲) "تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔" (اشتہار مذکور)

(۴) کشتی نوح میں ایک نئے آسمان اور نئی زمین کی خبر ان الفاظ میں دی گئی ہے۔

"خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤنگا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی۔ یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے۔ گویا مر گئے۔ کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا۔ اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے۔ سو خدا نے ارادہ کیا۔ کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔"

چنانچہ الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کو جبکہ گزشتہ آسمانی نشان بطور قصوں کے ہو گئے ہیں۔ ایک نئے آسمانی نشان گویا ایک نئے آسمان کی صورت میں پیش فرمایا ہے۔ اور اس کے نہایت ہی اہم اور عظیم الشان مقاصد کو ایک نئی زمین کے قیام کے رنگ میں بیان فرمایا۔ گویا مصلح موعود کا ظہور نئے آسمان کا ظہور ہے۔ اور مصلح موعود کے مقاصد کی تکمیل نئی زمین کی تکمیل۔

### بائیبل کی پیشگوئی

نئے آسمان اور نئی زمین کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی نہیں دی گئی۔ بلکہ ہزاروں سال قبل بائیبل نے بھی اس کے متعلق پیشگوئی کی تھی چنانچہ لکھا ہے۔

"اس کے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظام کرتے ہیں۔ جن میں راستبازی بسی رہے گی۔" (پطرس ۲ باب ۳)

یہ پیشگوئی اس وقت زیادہ واضح اور روشن ہو جاتی ہے۔ جب مصلح موعود کے مسیح صفت ہونے پر نگاہ ڈالی جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

"وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔" (اشتہار مذکور)

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"الہام یہ بتلاتا تھا۔ کہ چار لڑکے ہونگے اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۴)

### حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی

قرآن مجید نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا یوں ذکر فرمایا ہے۔ واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ ومبشراً

برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھٰذا سحرٌ مبین۔ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ الکذب وھو یدعٰی الی الاسلام واللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ ولو کرہ المشرکون (الصف ع ۱)

ترجمہ۔ جس وقت کہا عیسےٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل یقیناً میں رسول ہوں خدا کا تمہاری طرف تصدیق کرتا ہوا اس کی جو میرے آگے ہے تورات سے اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام احمد ہے۔ پس جب وہ آیا ان کے پاس روشن نشانوں کے ساتھ وہ کہنے لگے یہ جادو کھلا کھلا ہے۔ اور کون بہت ظالم ہے اس سے جو باندھتا ہے اللہ پر جھوٹ اور وہ پکارا جاتا ہے اسلام کیطرف اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ بجھائیں نور اللہ کا اپنے مونہوں سے۔ مگر اللہ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو خواہ وہ بُرا لگے کافروں کو۔ جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ وہ غالب کرے اسے کل مذاہب پر خواہ ناپسند کریں مشرک۔

یہ پیشگوئی اپنے اندر نہایت وسیع معنے رکھتی ہے۔ اس جگہ صرف یہی عرض کرنا کافی ہوگا۔ کہ گزشتہ مفسرین اور جماعت احمدیہ کے نزدیک لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کا اصل ظہور مسیح موعود کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور چونکہ المصلح الموعود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظیر ہیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۵) اور الہام الٰہی نے مصلح موعود کو ہی حضور کے حق میں "فتح اور ظفر کی کلید" قرار دیا ہے۔ (اشتہار مذکور) اس لئے اس پیشگوئی کے مورد سیدنا المصلح الموعود بھی ہیں۔

## قرآن مجید کی پیشگوئی

سورۂ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے متعلق ان الفاظ میں پیشگوئی ہے۔ کہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم (ع ۱)

اس جگہ اسماء الٰہی العزیز اور الحکیم یہ بتانے کے لئے لائے گئے۔ کہ احمدیت کا زمانہ علم اور حکمت کا زمانہ ہوگا۔ فلسفہ اور دہریت کے اس کٹھن دور میں اسلام کو ایک عظیم الشان غلبہ حاصل ہوگا۔ اور پہلے یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ دورِ احمدیت میں اسلام کا غلبہ مصلح موعود کے ہاتھوں سے ہوگا۔

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی

سورۂ جمعہ کی مذکورہ آیت کے زیر تفسیر صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ فوضع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان رضی اللہ عنہ (فارسی) پر رکھا۔ پھر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا۔ تو ان (یعنی فارسیوں) میں سے کچھ آدمی یا ایک آدمی۔ ضرور اسے واپس لے آئینگے۔

نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے المسیح الموعود کی ایک علامت یتزوج ویولد لہ بیان فرمائی تھی جس کے متعلق حضور "آئینہ کمالات اسلام" میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ آنے والا مسیح موعود شادی کریگا۔ اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس پیشگوئی میں اس طرف اشارہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو خاص طور پر ایک صالح فرزند عطا کریگا۔ جو حسن و احسان میں اس کا نظیر ہوگا۔ اور برکات میں اس کا مطیع و فرمانبردار۔ وہ اللہ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔" (ترجمہ از عربی)

## سورۂ فاتحہ کی پیشگوئی

سورۂ فاتحہ کی آیات اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں بھی سلسلہ احمدیہ کے متعلق واضح پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"غرض اس دُنیا میں غیر المغضوب کا فقرہ مسلمانوں کے ایک گروہ کی اس حالت کا پتہ دیتا ہے۔ جو وہ مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل مخالفت اختیار کرے گا۔ اور ایسا ہی الضالین سے مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا پتہ لگتا ہے۔ کہ اس وقت صلیبی فتنہ کا زور اپنے انتہائی نقطہ تک پہنچ جائے گا۔ اس وقت جو سلسلہ خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کیا جائے گا۔ وہ مسیح موعود ہی کا سلسلہ ہے۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

## عظیم الشّان رویاء

اس سلسلہ میں سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا ذیل کا رویاء جو حضور کے اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔ پیش کرنا نہایت ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوں مشرق کی طرف میرا منہ ہے۔ کہ آسمان سے مجھے ایسی آواز آئی جیسے پیتل کا کوئی کٹورہ ہو اور اسے ٹھکوریں تو اس میں سے باریک سی ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے یہ آواز پھیلنی اور بلند ہونی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ تمام جو میں پھیل گئی۔ اس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آواز متشکل ہوکر تصویر کا چوکھٹا بن گئی۔ پھر اس چوکھٹے میں حرکت پیدا ہونی شروع ہوئی اور اس میں ایک نہایت ہی خوب صورت اور حسین وجود کی تصویر نظر آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور پھر یک دم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آگیا اور کہنے لگا کہ میں خدا کا فرشتہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے۔ تاکہ میں تمہیں سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھادوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا گیا سکھاتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ ایاک نعبد وایاک نستعین تک پہنچا۔ تو کہنے لگا آج تک جس قدر مفسرین ہوئے ہیں ان سب نے یہیں تک تفسیر کی ہے۔ لیکن میں تمہیں آگے بھی سکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ساری سورہ فاتحہ کی تفسیر اس نے مجھے سکھادی"۔ (الفضل ۲ر احسان ۱۳۲۳ھش)

اس نہایت ہی لطیف رویاء میں فرشتہ سیدنا المصلح الموعود کو سورہ فاتحہ کے اس حصہ کی تفسیر بھی سکھاتا ہے۔ جس کی تفسیر بقول اس کے آج تک کسی مفسر نے نہیں کی۔ اور وہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ سیدنا المصلح الموعود کا وجود ان آیات کی عملی تفسیر کا ایک بے نظیر نمونہ ہوگا۔ اور اس تفسیر کا صراط الذین انعمت علیھم سے شروع ہونا بتاتا ہے۔ کہ دورِ احمدیت میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ اور اسلام کے انتہائی عروج کا دور ہے۔ مصلح موعود ہی عملی طور پر جماعت کو انعمت علیھم کا مصداق بنائے گا۔ یعنی مصلح موعود ہی کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو حقیقی غلبہ حاصل ہوگا۔

پس اس رویاء میں فرشتہ نے مقدس مسیحؑ کے مقدس فرزند کو صرف سورہ فاتحہ کی تفسیر ہی نہیں سکھائی۔ بلکہ اس امر کا بھی اظہار کردیا کہ آپ ہی فتح اور ظفر کی وہ کلید ہیں جس کے ذریعہ نئے آسمان اور نئی زمین کا قیام عمل میں آئے گا۔ اور اسلام کو مکمل غلبہ حاصل ہوگا۔

## مظھر الاول والآخر

الہامی صفت مظہر الاول والاخر میں بھی اس امر کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ مصلح موعود کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو زبردست غلبہ حاصل ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ (الضحیٰ رکوع ۱) کہ ہر دوسرا قدم تیرے پہلے قدم سے بہتر ہوگا۔ پس مصلح موعود کا مظہر الاول ہونا بتاتا ہے۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ کی ابتداء میں ظاہر ہوگا۔ "کشتی نوح" کے الفاظ "لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا نشان ظاہر ہوگا"۔ بھی اس امر کی دلیل ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

سیدنا المصلح الموعود اس تخم ریزی کے جلد بعد ہی تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ "مظھر الاٰخر" والی صفت کے ماتحت احمدیت کا وہ بیج ایک پودے کی شکل میں نمودار ہوکر بہت جلد جلد بڑھ رہا ہے۔ دنیا ابھی اس پودے کی اہمیت سے انکار کردے تو کردے۔ لیکن وہ وقت بھی دور نہیں کہ یہ پودا ایک تناور اور وسیع شاخوں والا درخت بن جائے گا اور ساری دنیا کو اپنے سایہ تلے پناہ لینے پر مجبور کردے گا۔ انشاء اللہ:۔

## الہامی نام "فضل عمر" کا تقاضا

الہام الٰہی نے سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کو مسیح صفت قرار دیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ آپ کے متبعین کو قیامت تک اپنے مخالفوں پر غلبہ حاصل رہے گا۔ اس کے علاوہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل ہیں۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز کامل ہیں۔ اس لئے سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور شوکت کے مظہر ہیں۔ اور یہ تمام مماثلتیں اس امر پر دال ہیں۔ کہ آپ کے ذریعہ عظیم الشان غلبہ دین کا ظہور ہوگا۔ اسی طرح آپ کا ایک الہامی نام "فضل عمر" بھی ہے۔ اور چونکہ دور اول میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اسلام کو نہایت شاندار فتوحات حاصل ہوئی تھیں اس لئے ضروری ہے۔ کہ دور احمدیت میں حضرت فضل عمر کے عہد میں اسلام کو عروج حاصل ہو۔

## غیر مبایعین

ان تمام شواہد اور قطعی دلائل کے باوجود اس عاقبت نااندیشی کے متعلق کیا کہا جائے جس کا مظاہرہ غیر مبایعین کر رہے ہیں۔ آج سے ہزاروں سال قبل ایک عظیم الشان نشان کی خبر دی گئی۔ اور مقدس صحیفوں نے پے در پے اس کا ذکر کیا۔ اور فی زمانہ خدا کے پاک مسیحؑ نے آکر بتایا کہ وہ نشان عنقریب ظاہر ہوگا۔ بد قسمت ہے وہ گروہ جو اپنے تئیں مسیح الموعودؑ کی جماعت شمار کرتا ہے۔ لیکن اس نشان سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ جس کے متعلق مسیح موعودؑ نے گواہی دی کہ وہ عنقریب ظاہر ہوگا۔ اور جو اس عروج میں "فتح اور ظفر کی کلید" ہے۔

## مصری صاحب کا منصور

عجیب بات ہے۔ ایک طرف تو مصلح موعود کا انکار کیا جاتا ہے۔ اور فی زمانہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ لیکن دوسری طرف ایک خود ساختہ "منصور" کا ڈھنڈورہ پیٹا جا رہا ہے۔ اگر حالات مصلح موعود کے متقاضی نہیں تو مصری صاحب کے خود ساختہ "منصور" کے متقاضی کیونکر ہو گئے؟ اور "منصور" بھی وہ جو نہ صرف جسمانی طور پر خدا کے مسیحؑ کے آستانہ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ بلکہ عقائد کی رو سے بھی روگردان ہو گیا تاکہ اس طریق پر وہ غیروں میں مقبول ہو سکے۔ اور امام وقتؑ کی اس آواز کو بھول گیا:۔

"میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو ہمیں چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"۔ (کشتی نوح)

غیر مبایعین منہ سے لاکھ بار مصلح موعود کا انکار کرتے رہیں۔ ان کا خود ساختہ "منصور" بتا رہا ہے۔ کہ زمانہ واقعی ایک سچے "منصورؑ" کا محتاج ہے۔ جس کے ذریعہ اسلام کو حقیقی غلبہ حاصل ہو۔ اور ایک نئے آسمان اور نئی زمین کا قیام عمل میں آئے۔ وہ منصور جو بھی ہو مصری صاحب کا خود ساختہ "منصور" ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جس نے خدا کی راہ کو چھوڑ کر غیروں سے ملنے کی کوشش کی اور اپنے امامؑ کے واضح نشان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے۔ اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ (ایضاً)

## غیر مبایعین اور جماعت احمدیہ

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

الم تر الی الذین تولوا قوماً غضب اللہ علیھم ما ھم منکم ولا منھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون۔ اعد اللہ لھم عذاباً شدیداً انھم ساء ما کانوا یعملون۔ اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ فلھم عذاب مھین۔ لن تغنی عنھم اموالھم ولا اولادھم من اللہ شیئاً۔ اولٰئک اصحاب النار۔ ھم فیھا خلدون۔ یوم یبعثھم اللہ جمیعاً فیحلفون لہ کما یحلفون لکم و یحسبون انھم علیٰ شیئ۔ الا انھم ھم الکذبون۔ استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ۔ اولٰئک حزب الشیطٰن۔ الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون۔ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولٰئک فی الاذلین۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ ان اللہ قوی عزیز۔ لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم۔ اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ۔ ویدخلھم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ اولٰئک حزب اللہ۔ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون۔ (المجادلہ رکوع ۳)

ترجمہ:۔ کیا نہیں دیکھا تو نے ان کی طرف جو دوستی رکھتے ہیں اس قوم سے کہ ناراض ہوا اللہ ان پر یہ لوگ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے اور وہ قسمیں کھاتے ہیں جھوٹ پر حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ طیار کیا اللہ نے ان کے لئے عذاب سخت۔ یقیناً برا ہے۔ جو وہ کرتے ہیں۔ انہوں نے بنایا ہے۔ اپنی قسم کو ڈھال پس وہ روکتے ہیں راہ خدا سے۔ پس ان کے لئے عذاب رسوا کرنے والا ہے۔ ہرگز نہ کام آئیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ کے مقابل کچھ۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہی اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جس دن اٹھائے گا اللہ ان سب کو تو وہ قسمیں کھاوینگے اس کے سامنے جیسے وہ قسمیں کھاتے ہیں تمہارے سامنے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کسی شے پر ہیں۔ سن رکھو کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ غلبہ پا لیا ہے ان پر شیطان نے تو اس نے بھلا دیا ان کو ذکر الٰہی۔ یہی گروہ شیطان کا ہے۔ سنو یقیناً گروہ شیطانی ہی زیان پانے والے ہیں۔ جو لوگ مقابلہ کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا وہی لوگ ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔ لکھ رکھا ہے۔ اللہ نے کہ ضرور غالب آؤں گا میں اور میرے رسول۔ یقیناً اللہ غالب عزت والا ہے۔ تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ اور دن پچھلے پر کہ وہ دوستی کریں ان سے جو مقابلہ کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول سے خواہ ہوں ان کے باپ۔ یا بیٹے ان کے۔ یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ۔ یہی ہیں لکھ دیا (اللہ نے) ان کے دلوں میں ایمان اور تائید کی اپنی روح سے اور داخل کرے گا۔ ان کو بہشتوں میں جاری ہونگی جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے یہی ہیں گروہ خدا کے سنو یقیناً گروہ اللہ کا ہی فلاح پانے والا ہے۔

اکابر غیر مبایعین کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اپنی پارٹی کو کلام الٰہی کے اول الذکر گروہ کی صورت دے دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور اس کے مقابل جماعت احمدیہ ہی وہ مقدس جماعت ہے۔ جس کے متعلق رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اور الا ان حزب اللہ ھم المفلحون کی عظیم الشان بشارت دی گئی ہے۔

## الٰہی حجتوں کا ایک خاص سلسلہ

ویسے تو ہر نبی اور مصلح اپنی قوم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک گہری حجت قائم کرتا ہے۔ لیکن جہاں تک عالمگیر اثرات اور موجودہ حالات کا تعلق ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الٰہی حجتوں کا ایک خاص سلسلہ چلتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور ہر نئی حجت نہ صرف پہلی حجتوں کو از سر نو قائم کرتی ہے۔ بلکہ ظہور سے قبل الٰہی تقدیر کے ماتحت اس کے لئے ایک نئی بنیاد بھی بن چکی ہوتی ہے۔ اور ان میں سے ہر حجت ایک موعود حجت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل پر ایک عظیم الشان حجت تمام کی۔ اور اپنے متبعین کے لئے تا قیامت غلبہ اور منکرین کے لئے تا قیامت ذلت اور رسوائی کی پیشگوئی فرمائی۔ اور ہر دیکھنے والی آنکھ اس الٰہی حجت کی بین اور واضح صداقت پر گواہی دے گی۔ مگر ابھی یہ حجت ناتمام تھی۔ اور انجیل نے ان الفاظ میں ایک نئی حجت کی خبر بھی دے دی۔

کہ ؛ "جب وہ سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔" (یوحنا ۱۶/۱۲-۱۳)

چنانچہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (المائدہ ع ۱) کی چمکتی ہوئی آسمانی بشارت کے ساتھ وہ "سچائی کا روح" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور اس طرح یہودیوں پر دوہری اتمام حجت ہو گئی۔ کیونکہ اگر وہ آنحضرت صلعم پر ایمان لے آتے تو بالواسطہ انہیں حضرت عیسیٰ ع پر ایمان لانا بھی نصیب ہو جاتا۔ اور وہ اس گھناؤنی ذلت سے بچ جاتے۔ جو اس سے قبل ایک صداقت کو جھٹلا کر وہ مول لے چکے تھے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کا مقصد صرف یہی نہیں تھا۔ بلکہ آپ کی بعثت ایک عالمگیر بعثت تھی۔ جس کی وجہ قرآن مجید نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ظھر الفساد فی البر والبحر (الروم ع ۵) یعنی خشکی اور تری غرضیکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر فساد اور بد امنی کی صورت پیدا ہو چکی تھی۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام دنیا خشکی اور تری میں بسنے والے تمام انسانوں پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک بے نظیر حجت تمام فرما دی۔ اور اپنے نہ ماننے والوں کو ایک بڑی جہنم کی بشارت دی۔ اور روحانی ترقی کی تمام راہوں کو ان پر بند فرما دیا۔

اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ایک وقت آنے پر امت محمدیہ سخت بگڑ جائے گی۔ بہت سے فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ اور سوائے ایک کے وہ تمام فرقے دوزخی ہوں گے۔ (ترمذی) اور وہ ایک فرقہ وہی ہوگا۔ جو واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (الجمعہ) کا مصداق ہے۔ اور جس کے بارہ میں آنحضرت صلعم کی یہ پیشگوئی ہے۔ کہ اگر ایمان ثریا پر بھی جا چکا ہوگا۔ تو ایک یا کچھ فارسی الاصل مرد اسے واپس لے آئینگے۔ (صحیح بخاری) چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق فی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور حضور ع کے ذریعہ جہاں وہ حجت ایک بار پھر تمام ہوئی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اہل کتاب پر تمام ہو چکی تھی۔ وہاں چونکہ امت کا فساد ایک نئی بنیاد قائم کر چکا تھا۔ اس لئے حضور ع کی بعثت ایک نئے رنگ میں بھی

حجت بنی۔ اور وہ حجت مسلمانوں پر ہے۔ چنانچہ حضور ع فرماتے ہیں:۔

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے۔ کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ" (اشتہار ۲۸ مئی ۱۸۹۷ء)

اسی مصلحت کی بنا پر مسیح الموعود ع کو دو الگ الگ نام "مسیح" اور "مہدی" دئے گئے۔ "مسیح" اس پہلو کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس پہلو سے حضور کے ذریعہ مسیحی اقوام پر حجت تمام ہوئی۔ وہ حجت جس کی پیشگوئی انیس سو سال قبل عیسیٰ علیہ السلام نے فرمائی تھی۔ اور "مہدی" اس پہلو کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس پہلو سے حضور ع کے ذریعہ مسلمانوں پر حجت تمام ہوئی۔ جس کی پیشگوئی ساڑھے تیرہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائی تھی۔

## سیدنا المصلح الموعود آسمانی حجت ہیں

سیدنا المصلح الموعود بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے متعلق ایک مقام پر یوں پیشگوئی فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے۔ کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا۔ جس میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اور مظھر الحق والعلاء ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ (تحفہ گولڑویہ)

اور آپ کے ذریعہ بنی نوع انسان پر چوتھی مرتبہ اتمام حجت ہوئی۔ جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھر حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہو چکی تھی۔ جیسا کہ وحی الٰہی میں مذکور ہے:۔

"تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور پاک رسول محمد مصطفیٰ کو تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

گویا آپ نے گذشتہ تین عظیم الشان الٰہی حجتوں پر ایک نئی الٰہی حجت کی زیادتی فرمائی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے کہا تھا۔ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔"

## نئی بنیاد

چونکہ عظیم الشان الٰہی حجتوں کے اس سلسلہ میں ہر نئی حجت نہ صرف گذشتہ حجتوں کے اعادہ کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہے۔ بلکہ اپنے ساتھ ایک نئی وجہ اور ایک نئی بنیاد بھی رکھتی ہے۔ جیسا کہ پہلی مثالوں سے واضح ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ وہ الٰہی حجت بھی جو سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ تمام ہوئی۔ اپنے ساتھ ایک نیا پہلو اور ایک نئی بنیاد رکھتی ہو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ وہ نئی وجہ اس گروہ نے قائم کی جو بظاہر حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیوا کہلانا چاہتا ہے لیکن درحقیقت حضور ع کے احکام اور واضح اور بین نشانات کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھنے والا ہے۔ اور ضروری تھا۔ کہ باوجود ایک لمبا عرصہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کو سریر آرائے خلافت ہوئے گذر جانے کے بذریعہ الہام مخاطب کر کے آپ کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار نہ دیا جاتا۔ جب تک کہ اس گروہ کی مخالفانہ سرگرمیاں اور گمراہ کن پراپیگنڈا اپنی انتہا کو نہ پہنچ جاتا۔ اور میرے نزدیک یہی مفہوم ہے اس الہامی شعر کا ؎

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہٴ ز راہ دور آمدہٴ

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

## غیر مبایعین کے لئے لمحہ فکریہ

اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے حجت تمام فرما دی ہے۔ غیر مبایعین کے لئے یقیناً یہ لمحہ فکریہ ہے۔ کاش وہ اب بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قربت کے وارث بننے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنے جس بندہ سے یہ حجت تمام فرمائی ہے۔ اس کو "دل کا حلیم" بھی بنایا ہے۔ لیکن اگر اب بھی انہوں نے صداقت کو قبول نہ کیا۔ اور اپنے مقدس امامؑ کے بھلائے ہوئے فرمودہ کو دوبارہ یاد کرنے کی کوشش نہ کی۔ تو ان کو سوچ لینا چاہیئے۔ کہ مصلح موعود کی ایک علامت یہ بھی ہے۔ کہ "وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) اور یقیناً ان کا یہ فعل اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک مسیحؑ کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہوگا۔ ومن یشاق اللہ فان اللہ شدید العقاب (الحشر رکوع ۱)

## مصلح موعود کی علامات کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "کشتی نوح" میں ایک عظیم الشان نشان کی پیشگوئی کے ساتھ تحریر فرمایا ہے:۔

"خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔"

حضور ع ایک اور مقام پر بھی تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام" صفحہ ۵۶۵)

اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ نئے آسمان اور نئی زمین کا ظہور مصلح موعود کے ذریعہ ہوگا۔

## نیا آسمان

یہ بھی بتایا جا چکا ہے۔ کہ نئے آسمان سے مراد خود مصلح موعود کا وجود ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ گذشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے ہیں۔ اس لئے عنقریب ایک نئے نشان کا ظہور ہوگا۔ تاکہ وہ ایک نئے آسمان کا مظہر بنے۔ سیدنا المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اس علامت کا ظہور مندرجہ ذیل صورتوں میں خارق عادت طور پر ہوا:۔

(۱) الٰہی تقدیر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ماتحت وہ نشان آپ کے ذریعہ اپنے وقت پر پوری صفائی کے ساتھ ظاہر ہو گیا۔

۲۔ (ا) باوجود اپنی پوری طاقت اور ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دینے کے کوئی مخالف آپ کو تخت خلافت پر متمکن ہونے سے روک نہ سکا۔

(ب) زمام خلافت سنبھالنے کے بعد بھی لاہوری فریق کی انتہائی اور مسلسل مخالفت اور نت نئے اندرونی اور بیرونی فتنوں اور حملوں کے مقابل اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک مضبوط مینار کی طرح قائم رکھا۔ اور مخالف حملہ آوروں کو وہی کچھ حاصل ہوا۔ جو آسمان کی طرف تھوکنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ بہت سے تازہ بتازہ نشانات ظاہر فرمائے جن میں سے گذشتہ جنگ مسٹر مارسین اور مارشل سٹالن کے متعلق پیشگوئیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور ان نشانات میں سے ہر ایک بجائے خود ایک نئے آسمان کا مظہر ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک اللھم زد فزد و متعنا بطول حیات المصلح الموعود۔ آمین

## نیا نظام

نیا نظام وہ عظیم الشان "نظام نو" ہے۔ جس کی طرف آپ نے ۱۹۳۶ء کے جلسہ سالانہ پر اپنی معرکۃ الآراء تقریر میں توجہ دلائی تھی۔ "نظام نو" کی بنیاد "وصیت" کا وہ نظام ہے۔

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۵ء میں قائم فرمایا۔ چنانچہ سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ وصیت کے الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت ان الفاظ میں اس نظام کی طرف اشارہ ہے جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے کہ ہر فرد بشر کے لئے کپڑا مہیا کیا جائے ہر فرد بشر کے لئے مکان مہیا کیا جائے ہر فرد بشر کے لئے تعلیم اور علاج کا سامان مہیا کیا جائے۔" (تقریر "نظام نو")

نیز فرماتے ہیں:۔

"جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا۔ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالےٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔" (ایضاً)

### نئی زمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے۔ اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔" (کشتی نوح)

اس سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود کے ذریعہ دلوں کی اصلاح ہوگی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین اپنا ایک رؤیا بیان فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ میں تقریر کر رہا ہوں اور کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو مجھے مثیل مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے ہاتھوں سے دلوں کی اصلاح کرے گا۔" (الفضل ... احسان)

چنانچہ آپ نے نہ صرف جماعت احمدیہ کی انفرادی اصلاح کی طرف پوری پوری توجہ فرمائی بلکہ تنظیم داری بھی جماعت کی اصلاح کا ایک شاندار پروگرام مرتب فرمایا۔ جو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ۔ اور لجنہ اماء اللہ کے مختلف منظم پروگراموں پر مشتمل ہے۔ اور اسی منظم اصلاح کا نتیجہ ہے۔ کہ جماعت کے ہر طبقہ میں قربانی اور ایثار کی بے مثال روح پیدا ہو گئی ہے۔ اور آپ کی انفرادی تربیت و اصلاح کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی قوت اور استعداد کے مطابق قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھنا چاہتا ہے ہر فرد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسلام کی فتح کے حصول کی تڑپ لے کر اپنے آرام اور آسائش کو چھوڑ رہا ہے۔ اپنے اموال کو قربان کر رہا ہے۔ اپنی اولاد سے دست بردار ہو رہا ہے ہر سچا احمدی اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے مستقبل سے بے نیاز ہو کر اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو نظر انداز کر کے اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر بھی خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتا اور خون پسینہ ایک کی ہوئی کمائی کو خدا کی راہ میں پانی کی طرح بہا دینے میں خوشی ہے۔ اور اپنے لئے فخر خیال کرتا ہے۔ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں۔ بہنیں اپنے بھائیوں کو رخصت کر رہی ہیں۔ مائیں اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو جدا کر رہی ہیں۔ اور بوڑھے اپنے بڑھاپے کے سہاروں کو چھوڑ رہے ہیں کیا یہی وہ نئی زمین نہیں جو نئے آسمان کے نیچے پرورش پا رہی ہے۔ اور جو اس نئے نظام کے لئے تیار ہو رہی ہے جس میں راستبازی بسی رہے گی۔

### الٰہی جماعتوں کا راز ترقی

الٰہی جماعتوں کی ترقی کا راز یہی ہے کہ انکو اعلیٰ افراد کے ساتھ اعلیٰ تنظیم بھی حاصل ہوتی ہے جہاں وہ اپنی تنظیم کی رو سے ایک امت کہلا سکتی ہیں وہاں ان کے اندر ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں جو بجائے خود ایک امت کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ انفرادیت اور اجتماعیت ایک مضبوط دور تسلسل کا نام ہے۔ بہترین افراد ہی بہترین قوم بناتے ہیں۔ اور بہترین قوم ہی بہترین افراد پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ اسی دور تسلسل کا اللہ تعالےٰ اس رنگ میں بھی ذکر فرماتا ہے۔ قد تبین الرشد

# سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

## احمدی مجاہدین کی تعلیمی اور تبلیغی مساعی جمیلہ

### تبلیغی دورے

مکرم و محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون اپنے ۱۱ فروری کے مراسلہ میں جو بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوا ہے۔ اپنے نئے سال کے تبلیغی دوروں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

نئے سال کے شروع سے مختلف جماعتوں کے جو دورے کر رہا ہوں۔ اس کے کچھ حالات پہلی رپورٹوں میں عرض کر چکا ہوں۔ اب مگبورکا پہنچنے کے بعد کے حالات عرض کرتا ہوں۔

دوران قیام مگبورکا میں سکول اور مشن دونوں عمارتوں کی اندرونی اور بیرونی حالت درست کی کلاسوں کو جدا جدا رکھنے کے لئے کمروں کی تقسیم لکڑی کے پھٹوں سے کرائی۔ تمام سکول کے اندر سیمنٹ کا فرش کرایا۔ اور عمارت کو اندر اور باہر سے روغن کرایا۔ سکول میں ایک دو دن پڑھا کر ٹیچروں۔ اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کو اس ملک کے قوانین کے مطابق نئے طریق پر پڑھانے کے اصول پر عمل کرنے کی مشق کرائی۔ نیز مکرم چوہدری صاحب مذکور کو سکول مشن۔ اور جماعت کے متعلق اہم امور ذہن نشین کرائے۔

### مکینی اور پورٹ لوکو ڈویژنوں کے کمشنر صاحب کی آمد

اس علاقہ کے افسر اعلیٰ احمدیہ سکول میں اچانک تشریف لائے۔ سکول کا معائنہ کرنے کے بعد خوشی کا اظہار کرنے اور عیسائی مشنریوں کے مقابلہ میں احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی کو کامیاب قرار دینے اور ان مساعی کو وسیع کرنے کا ذکر کرتے ہوئے مکرم مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

میری مگبورکا میں موجودگی کے دوران میں مکینی اور پورٹ لوکو ڈویژنوں کے کمشنر صاحب بہادر مگبورکا آئے۔ اور دوسرے سرکاری امور سرانجام دینے کے بعد ہمارے مشن میں تشریف لائے۔ میں اتفاقاً اس وقت مشن ہوس کے ایک کمرے میں سیمنٹ کا فرش بنا رہا تھا۔ اور کپڑے وغیرہ اتارے ہوئے تھے۔ کہ کمشنر صاحب بغتۃً آ پہنچے مکرم چوہدری صاحب نے ان سے مل کر فوراً مجھے اطلاع دی۔ اور میں نے جلد جلد کپڑے بدل کر معہ چوہدری صاحب ان کا استقبال کیا۔ اور سکول وغیرہ دکھایا آدھ گھنٹہ کے قریب سکول میں ٹھہر کر واپس چلے گئے۔ اور ایک بجے دوبارہ واپس آنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ایک بجے کے قریب دوبارہ آئے۔ اور بعض لڑکوں کی لکھائی اور پڑھائی وغیرہ دیکھی۔ ان سے چند سوالات کئے۔ پھر مجھ سے دیر تک ہمارے مشن اور جماعت کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ جس کے دوران میں ہمارے مگبورکے سکول کی بہت تعریف کی۔ اور کام کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ اور بعض خامیوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور کہا کہ اگر ہم اپنے کام کو وسیع کریں۔ اور دوسرے بڑے بڑے قصبوں میں بھی اس قسم کے سکول کھولیں تو بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ میں نے کہا ہماری بھی یہی خواہش ہے۔ مگر فی الحال حالات اس امر کی اجازت نہیں دیتے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے دونوں سکول اچھی طرح مضبوط ہو جائیں۔ اور ترقی کر جائیں تو پھر ان مضبوط شدہ مشنوں کی مدد سے کام کو وسیع کر کے دوسرے ضروری مقامات پر بھی آئندہ مشن و سکول قائم کریں۔ نیز میں نے کہا کہ چونکہ عنقریب چند ایک مبلغ ہندوستان سے بھیجے جا رہے ہیں۔ جن میں سے بعض یہاں پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ ۱۹۴۶ء اور ۱۹۴۷ء میں ہم اپنے دائرہ عمل کو غیر معمولی طور پر وسیع کر سکیں گے کہنے لگے کہ گو عیسائی مشنری یہاں سو سال سے زیادہ عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ مگر انہوں نے اس ملک کی تعلیمی اور اخلاقی حالت کی درستی میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کی۔ انکا خیال ہے کہ جس اصول پر ہم نے کام شروع کیا ہے وہ اس ملک کے حالات کے لحاظ سے بہت (باقی)

من الغی ج فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ ق لا انفصام لہا (البقرہ ع ۳۴) یعنی جب ہدایت۔ اور گمراہی میں امتیاز ہو جائے۔ اور نظر آ جائے کہ یہ ہدایت ہے اور وہ گمراہی ہے۔ اس وقت جو باطل کو قبول کرنے سے انکار کر دے گا۔ اور صداقت کو قبول کر کے اللہ پر ایمان لے آئے گا وہ ایک ایسے مضبوط کڑے سے وابستہ ہو جائیگا جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ پس تنظیم ...

اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہماری کوششیں اس طرح جاری رہیں۔ اور ہم مالی اور دجالی فتنہ سے کمزور نہ ہوئے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ضرور ہم کو اس ملک میں نمایاں کامیابی ہو گی۔

## کامیابی کی توقع

کمشنر صاحب سے گفتگو کے متعلق جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

میں نے کمشنر صاحب کو کتاب "لائف آف محمدؐ" اور "احمدیہ نائیجیرین" تحفۃً پیش کیں جو انہوں نے بخوشی قبول کیں جانے سے پہلے سکول کی لاگ بک میں بہت اچھے ریمارکس دیئے۔ اور سفارش کی۔ کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہمارے اس سکول کی مالی طور پر مدد کرے۔ کمشنر صاحب بہت شریف انسان ہیں۔ اور مجھے "رو کوپیر" سے جانتے ہیں۔ تاہم سیاسی امور میں سب افسر گورنمنٹ کی متفقہ پالیسی یعنی ہر حالت میں چیفوں کی مدد و حمایت کرنی چاہیئے۔ اور ان کی شان قائم رکھنی چاہیئے پر ہی عمل کرتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ

## دو مخلص افریقن احمدی

باؤ ماہوں کا سکول بند کرنے کے سلسلہ میں وہاں کام کرنے والے دو افریقن مخلص احمدی نوجوانوں کا جناب مولوی صاحب نے خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اور واقعی ان کا اخلاص اور خدمت قابل تعریف ہیں۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں

مگبورکا سے ۲۵ جنوری کو واپس "بو" آیا۔ یہاں پہنچ کر کئی آفیشل اور غیر آفیشل خطوں کا جواب دیا۔ اور دو دن ٹھہرنے کے بعد بذریعہ لاری و سائیکل باؤ ماہوں پہنچا۔ باؤ ماہوں کے سکول کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ کہ چونکہ اس علاقہ میں چیچک کی بیماری نہایت زور و شور سے پھیلتی جا رہی ہے اور باوجود اس کے کہ میں نے باؤ ماہوں سکول کے طالب علموں اور ٹیچروں کو گذشتہ چھ ماہ میں تین دفعہ ٹیکے لگوانے کا انتظام کیا۔ پھر بھی دو لڑکوں کو یہ بیماری ہو گئی۔ نیز چونکہ اس جگہ سونے کی کانوں کا کام ختم ہو چکا ہے اس لئے تمام کے تمام احمدی یہاں سے اب اپنے اپنے علاقوں میں چلے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جب سے ہم نے یہ سکول کھولا ہے۔ یعنی عرصہ چار سال سے اس علاقہ کے مقامی پاگانز اور چیف ہماری سخت مخالفت کر رہے ہیں اور اس عرصہ میں ایک طالب علم بھی ہمارے سکول میں انہوں نے تعلیم کے لئے نہیں بھیجا بلکہ ہمیشہ سارے طالب علم دوسری چیفڈموں سے ہی آتے رہے ہیں۔ پس ان حالات اور دیگر ضروری امور کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ایجوکیشن افسر صاحب اور دیگر احمدی احباب سے مشورہ کے بعد فی الحال یہ سکول بند کر دیا ہے۔ اور تمام سامان وہاں سے چار لاریوں کے ذریعے "بو" منتقل کر لیا ہے۔ اور طالب علم "بو" اور مگبورکا کے احمدیہ سکولوں میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ باؤ ماہوں سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر آدم بن محمد جو گولڈ کوسٹ سے ہیں۔ اب "بو" احمدیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ نوجوان بہت مخلص احمدی اور باوجود چھوٹی عمر کے نہایت عاقل اور ہونہار واقع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں ترقی دے اور باصحت رکھے۔ باؤ ماہوں کے دوسرے ٹیچر مسٹر سلیمان سانفا کو بھی جو گذشتہ سال عیسائیت سے احمدی ہوئے تھے۔ مگبورکا سکول کا ہیڈ ماسٹر بنا دیا گیا ہے۔ یہ نوجوان بھی باوجود نئے احمدی ہونے کے بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے محض للہ پانچ پونڈ ماہوار کی مستقل نوکری چھوڑ کر ہمارے پاس صرف دو پونڈ ماہوار پر گذشتہ سال سے ٹیچری کا کام شروع کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

## مکرم چودھری نذیر احمد صاحب کی مساعی

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ چودھری نذیر احمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

مگبورکا سے "بو" آنے سے پہلے میں نے وہاں کے حالات اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں کا چارج مکرم چودھری نذیر احمد صاحب کو دیدیا۔ اور اس مشن کا تمام کام انہیں سمجھا دیا۔ چونکہ مگبورکا سکول کی تعلیمی حالت کو ابھی بہت زیادہ ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نے چودھری صاحب کو یہ ہدایت کی۔ کہ روزانہ سکول جا کر ٹیچروں کی نگرانی کریں۔ اور طالب علموں کی تعلیمی حالت اچھی بنائیں۔ تا کہ سکول اس سال گورنمنٹ گرانٹڈ ہو جائے۔ نیز اکثر وہ لڑکے جو دور دور سے لوگوں نے "بو" اور باؤ ماہوں سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بطور بورڈرز بھیجے ہوئے تھے۔ اور جن کے والدین مجھے ان کے سالانہ اخراجات ادا کرتے تھے۔ میں نے مگبورکا مکرم چوہدری صاحب کو بھیج دیئے ہیں۔ اور یہ ہدایت کی ہے۔ کہ چونکہ مگبورکا میں ہمارا مشن ہاؤس بفضلہ تعالیٰ بڑا اور وسیع ہے اس لئے ان تمام بورڈروں کا انتظام بورڈنگ تحریک جدید قادیان کے پروگرام اور اصول کے ماتحت کرنے کی کوشش کریں۔ باقاعدہ دن رات نگرانی کی جائے۔ لائن میں نمازوں وغیرہ کے لئے جایا جائے اور رات کو روزانہ سٹیڈی کرائی جائے اور ہر قسم کی اخلاقی اصلاح کی جائے۔ ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اور سکول اور مشن کمپاؤنڈ کی اصلاح کر کے لڑکوں اور جماعت کی تربیت اور وعظ و نصیحت کرنے میں مشغول ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ چونکہ مگبورکا میں اس وقت کچھ عرصہ کے لئے ہم میں سے ایک کا ٹھہرنا نہایت ضروری تھا اس لئے ان کو وہاں مقرر کر دیا ہے۔ اور جب مجھے دور کی جماعتوں کے دورے کا موقعہ ملا۔ تو ان کو بلا لوں گا۔ تاکہ میرے ساتھ چل کر تجربات حاصل کر لیں۔

## گورنر صاحب کی آمد اور وزیر تعلیم کا دورہ

جناب مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں

چند دن ہوئے مجھے سرکاری طور پر ایجوکیشن آفیسر صاحب کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ گورنر صاحب سیرالیون ایک ہفتہ کے لئے "بو" آ رہے ہیں۔ اور دوران قیام میں یہاں کے اداروں اور سکولوں کا بھی معائنہ کریں گے۔ اور کہ ممکن ہے۔ کہ احمدیہ سکول دیکھنے کے لئے بھی آئیں۔ اس لئے ہمیں ان کا استقبال کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ چونکہ "بو" میں ہمارے پاس فی الحال سکول کی کوئی عمارت نہیں۔ جو پہلے چھوٹی سی تھی۔ اب اسے گرا کر اسی جگہ نئی عمارت کی بنیادیں کھودی جا رہی ہیں۔ اس لئے فی الحال سکول مسجد میں لگایا جا رہا ہے۔ جو فی ذاتہ بہت تنگ ہے۔ اس لئے مگبورکا سے واپس آ کر میں نے ایجوکیشن افیسر صاحب سے ملاقات کی۔ اور انہیں حالات کی اطلاع دیکر لکڑی اور پتوں کی ایک لمبی چوڑی جھونپڑی مشن کی زمین میں بنانے کی اجازت چاہی۔ تاکہ جب تک سکول کی نئی عمارت مکمل نہ ہو۔ وہاں سکول چلا سکیں۔ سو انہوں نے اجازت دیدی ہے۔ اور پرسوں سے معہ ٹیچروں اور طالب علموں کے اسے بنانے میں مشغول ہوں۔ اگر گورنر صاحب اپنے دوران قیام میں ہمارے مشن میں آئے۔ جس کے لئے میں کوشش کر رہا ہوں۔ تو ان کو نئی عمارت کی بنیادیں دکھا کر کہا جائیگا۔ کہ یہ عارضی انتظام ہے۔ اور ہم نئی عمارت بنا رہے ہیں اسی طرح میں نے ایجوکیشن افیسر صاحب کو لکھا تھا۔ کہ چونکہ ہمارے "بو" احمدیہ سکول کی نئی عمارت بہت بڑی ہے۔ اور جس پر بہت زیادہ خرچ ہو گا۔ نیز چونکہ ہم نے یہ سکول اس ارادے سے کھولا ہے۔ کہ ترقی کر کے گورنمنٹ گرانٹڈ ہو جائے۔ اور اس کے علاوہ یہ مدنظر رکھتے ہوئے کہ مسلمانوں کا باوجود ان کی اکثریت کے پروٹیکٹوریٹ میں احمدیہ سکولوں کے علاوہ ایک بھی پرائمری یا ہائی سکول نہیں ہے۔ ہمیں اس عمارت کے مکمل کرنے کے لئے مالی امداد دی جائے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ مارچ کے شروع میں جناب وزیر تعلیم صاحب خود "بو" تشریف لا رہے ہیں۔ وہ ان کو ہمارا سکول اور نئی عمارت کا کام دکھلانے کے لئے موقع پر لائیں گے۔ اور ان سے سفارش کریں گے۔ کہ مدد کی جائے نیز مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ جناب وزیر تعلیم صاحب مگبورکا سے گذرتے ہوئے میری درخواست کے مطابق ہمارے مگبورکا سکول کا معائنہ کریں گے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد و نصرت کرے۔ گورنر صاحب اور وزیر صاحب تعلیم اگر آئیں تو ہمارے کام سے خوش ہوں۔ اور اچھا اثر لے کر جائیں۔

یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے۔ کہ ہمارے مجاہد جنہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی مخلوق اور بھلائی کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ اور جو گھر بار چھوڑ کر دنیا کے دور دراز علاقوں میں مصروف عمل ہیں۔ ضرورت پیش آنے پر محنت مشقت کا ادنیٰ سے ادنیٰ کام بھی اپنے ہاتھوں سے سرانجام دینے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح نہ صرف خود خدا تعالیٰ کے حضور بہت بڑا اجر پانے کے مستحق بن جاتے ہیں۔ بلکہ دوسرے اصحاب میں بھی کام کرنے کا ایک جوش بھر دیتے اور انہیں بھی ثواب اور اجر میں شریک کر لیتے ہیں۔ جب کہ مندرجہ

سطور سے ظاہر ہے کہ ہمارے مبلغ ہنچ ایچ صاحب خود بھی لکڑی اور پتوں کی جھونپڑی بنانے میں مصروف ہو گئے۔

## احمدیہ سکول بو کی نئی عمارت

مولوی صاحب موصوف مدرسہ احمدیہ کی نئی عمارت تعمیر کرنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں بو احمدیہ سکول کی عمارت جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں شروع ہو چکی ہے۔ وہ جگہ جہاں ہمارا مشن ہے شہر سے تقریباً ڈیڑھ دو فرلانگ دور ہے۔ اور راستہ جو صرف ایک ڈنڈی کی طرز کا۔ اور وہ بھی نشیب و فراز کی وجہ سے بہت خراب ہے۔ اور شہر سے وہاں لاری لے جانے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اور ہم کو سیمنٹ پتھر ریت اور دیگر عمارتی سامان مشن میں پہنچانے کے لئے لاری کا راستہ بنانا ضروری تھا۔ اس لئے عمارت کی بنیادیں کھودنے سے پہلے پندرہ مزدوروں کے ذریعہ چار دن سے شہر سے مشن تک یہ موٹر روڈ بنوا رہا ہوں۔ جو بفضلہ تعالےٰ کل ختم ہو جائے گی۔ پہلے میرا اندازہ تھا۔ کہ اس عمارت پر چار سو پونڈ کے قریب خرچ ہو گا۔ لیکن اب جبکہ کام شروع کیا ہے معلوم ہوا۔ کہ عمارت کو پوری طرح مکمل کرنے تک ۵۰۰ پونڈ بلکہ اس سے بھی زیادہ خرچ ہو جائے گا۔ میں نے باجازت انچارج صاحب تحریک جدید اندرون اور بیرون ہند کی جماعتوں اور مخلص احباب کو ایک خط بھیجا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی خاطر اس عمارت کی تکمیل کے لئے حسب توفیق مالی امداد فرما کر باوجود سیرالیون سے ہزاروں یا سینکڑوں میل دور ہونے کے یہاں کے جہاد میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ امید ہے کہ جملہ احباب اور جماعتیں میری اس عاجزانہ اپیل پر ضرور کان دھریں گی۔ اور فوری طور پر حسب توفیق مالی امداد فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گی۔ اس بارے میں مکرم جناب مولوی شمس صاحب نے لنڈن سے اور مکرم سید منیر الحصنی صاحب نے دمشق سے احباب جماعت میں تحریک کر کے کچھ رقوم ارسال کی ہیں۔ جو نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کی جاتی ہیں۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مکرم مولوی شمس صاحب و سید منیر الحصنی صاحب اور دیگر چندہ دہندگان کو جزائے خیر دے۔ اللھم آمین

اس وقت تک صرف چالیس پچاس پونڈ ہی جمع ہو سکے ہیں۔ لیکن میں نے قرضہ لے کر کام شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ عمارت کا بہت جلد ختم کرنا نہایت ضروری ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کام کی تکمیل کی توفیق دے۔ اور اتنا روپیہ جمع ہو جائے کہ ہم بعد میں قرضہ اتار سکیں۔

## ایک مخلص احمدی کی وفات

اس عرصہ میں بو احمدیہ جماعت کے امیر صاحب مسٹر بشیر الدین سانڈھی جو کہ ایک عرصہ سے اپنے گاؤں میں بیمار تھے بقضاء الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص احمدی تھے اور سلسلہ کے ہر کام میں حصہ لینے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس کا وارث بنائے۔ گذشتہ نو ماہ کے عرصہ میں سیرالیون کی جماعت کے چار بڑے بڑے اور مخلص احمدی یعنی مسٹر ابراہیم بشیر تقی۔ مسٹر عثمان کوک۔ مسٹر عمران بیڈر۔ اور مسٹر بشیر الدین سانڈھی وفات پا چکے ہیں۔ اور یہ یہاں کی جماعت کے حالات اور قوت کے لحاظ سے بہت بڑا نقصان ہے۔ گویا سیرالیون میں احمدیت کی عمارت کے چار بڑے بڑے ستون نکل گئے۔ جس سے یقیناً عمارت پہلے کی طرح مضبوط نہیں رہ سکتی۔ لیکن ہر امر اللہ تعالیٰ کی خاص حکمتوں کے ماتحت ہوتا ہے۔ ان احباب کی وفات میں بھی ضرور کوئی خاص حکمت مخفی ہے جو انسانی نظر نہیں دیکھ سکتی۔ احباب اس بارے میں بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسے مخلص آدمی عطا کرے جو مرحومین کی جگہ لے سکیں۔

## چوہدری احسان الٰہی صاحب روکوپر میں

مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آجکل روکوپر سکول کی بہتری اور روکوپر میں احمدیہ مسجد بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اس بارے میں ان کو بعض مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اس علاقے کا چیف انکو مسجد بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور انہوں نے ڈی سی صاحب سے اپیل کی ہے۔ مگر ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات آسان کر دے۔ اب وہ تین ہفتہ کے لئے روکوپر کے ارد گرد کے علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

## نو مبایعین

اسی عرصہ میں دس اکس افراد نے بیعت کی جن کے نام عنقریب حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کر دوں گا۔ احباب ان کی؎

# خدمت دین کا کام — اور — جماعت احمدیہ

گذشتہ سال انہی ایام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو داخل کرانے کی پر زور تحریک فرمائی تھی۔ اور حضور نے جماعت سے یہ خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ کہ ہر سال مدرسہ احمدیہ میں کم از کم ایک سو طالبعلم داخل ہوں۔ تا کہ جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں مبلغین تیار ہوں۔ چنانچہ حضور اپنے ۱۹ جنوری ۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"اگر سال میں ایک سو طالبعلم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ تو بیس سال کے بعد ہمیں ایک ہزار مبلغ ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ جو قلیل ترین تعداد ہے کیونکہ ساری دنیا میں تبلیغ کے لئے ہمیں ہزاروں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی یہ اندازے بھی تو صرف خیالی ہیں۔ ورنہ واقعہ میں تو ہمارے پاس ایک سو مبلغ بھی موجود نہیں۔ پچھلے سے پچھلے سال صرف تین طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور پچھلے سال سات طالب علم داخل ہوئے تھے اور ان تین تین اور سات سات مبلغوں کے تیار ہونے سے ہم ساری دنیا کو کیا تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کا بیشتر حصہ تبلیغ کو گداگروں بھیک منگوں اور بھوکوں کا کام سمجھتا ہے جن کو اور کوئی کام نہ ہو۔ اگر یہی افکار رہے۔ کہ دین کے کام کرنا غریبوں کا کام ہے۔ اور امراء دین کے کاموں سے غافل رہے۔ تو یہ چیز خدا کے غضب کو بلانے کا موجب ہو گی۔ اور دنیا ختم نہیں ہو گی کہ کفار کو مارنے کی بجائے خدا تعالےٰ کے فرشتے ایسے لوگوں کو چن چن کر ماریں گے۔ جو دین میں داخل ہونے پھر دین کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور دین کی خدمت کے لئے کوئی کام نہ کیا۔

آخر تم کیا سمجھتے ہو۔ کہ دین کی خدمت کا کام کس نے کرنا ہے؟ اگر تم آمدنی کا سولھواں حصہ دیکر یا دسواں حصہ دیکر یا پانچواں حصہ دے کر یہ سمجھتے ہو کہ تم نے دین کی خدمت کر لی۔ تو یہ غلط خیال ہے۔ دین کے لئے تمہیں یہ چیز بھی دینی ہو گی۔ اور اپنی جانیں بھی دینی ہونگی۔ اور جانیں دینے کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے پیش کرو۔ کیا یہ خدا سے مذاق نہیں۔ کہ تم اس کے دین میں داخل ہو کر پھر دین کی خدمت سے جی چراتے ہو۔ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہو۔ کیا تم خدا سے مذاق کر کے اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے ہو۔ جب تم دنیا کے کسی بادشاہ سے مذاق کر کے اس کی سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ تو خدا تعالےٰ سے مذاق کر کے پھر تم اس کے عذاب سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہو۔ مگر یہ کتنا مذاق ہے۔ کہ تم خدا کے دین میں داخل ہوتے ہو۔ اور اس کے بعد دین کی خدمت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہو"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ کے بعد کسی مزید تحریک کی ضرورت نہیں۔ جماعت کا فرض ہے۔ کہ حضور کی آواز پر بڑھ چڑھ کر لبیک کہے۔ اور حضور کے ارشاد کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرے۔ گذشتہ سال حضور کی تحریک کی بنا پر تیس ۳۰ طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے یہ تعداد اگرچہ گذشتہ تعداد کے مقابل پر زیادہ ہے۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کو صحیح رنگ میں پورا نہیں کرتی۔ جیسا کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد سے ظاہر ہے کہ ہر سال کم از کم ایک سو طالبعلم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونا ضروری ہے اور حضور نے اس کا حساب بھی لگا کر بتایا کہ یہ تعداد بھی ہمارے کام کے مقابل میں بہت قلیل ہے۔ غور کا مقام ہے کہ جماعت کی طرف سے بجائے سو کی تعداد کو پورا کرنے کے صرف تیس ۳۰ طالب علم داخل کئے گئے۔ حالانکہ حضور ایک سو طالب علموں کے داخلہ کو بھی "قلیل ترین تعداد" سے تعبیر فرماتے ہیں

؎ استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ یہاں کے چیفوں اور مخالفوں کی طرف سے جو مشکلات اور تکالیف یہاں کی بعض جماعتوں کو محض احمدیت کی وجہ سے دی جاتی تھیں۔ اب خدا کے فضل سے تقریباً رفع ہو چکی ہیں۔ اور اس وقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں سیرالیون کی کسی جماعت کو محض احمدیت کی وجہ سے کھلم کھلا اور قابل ذکر تکلیف نہیں دی جا رہی وما ذالک الا من نصر اللہ و رحمتہ و فضلہ فللہ الحمد والشکر۔ ہاں مخالف چیفوں کا ظاہری رویہ اب تک ہمارے سخت خلاف ہے۔ اور وہ ؎؎

؎؎ کسی احمدی کو تکالیف دینے کے لئے چھوٹے سے چھوٹا موقع بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ **درخواست دعا:** میری آنکھوں اور گھٹنے کی پرانی تکلیفیں پھر عود کر آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے مجھے آج کل تکلیف رہتی ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مجھے صحت دے۔ جملہ تکالیف دور کر دے۔ اور ہم سب کو ہر طرح اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے بہترین طریق سے کام کرنے کی

پس ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جماعت اس بات کو پوری طرح سمجھے۔ اور احباب اپنے اپنے حلقہ میں اس کی خاص تحریک فرمائیں۔ یہ تحریک کوئی وقتی اور عارضی تحریک نہیں بلکہ ایک مستقل تحریک ہونی چاہیئے۔ اور اپنی جگہ کے ایسے دوستوں کو مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچے داخل کرانے کی طرف خاص طور پر متوجہ کرانا چاہیئے۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے اپنی حضرت اقدس کی تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہم لوگ کیسے ہی خوش قسمت ہیں۔ جنہیں ایسا رہبر اور سپہ سالار ملا ہے کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری سستیوں کی وجہ سے ہم خود ان نیکیوں سے محروم رہ جائیں۔ اور ان کامیابیوں میں حصہ نہ لے سکیں۔ جو اس پاک بندہ کے ہاتھوں سے جماعت کو حاصل ہونے والی ہیں۔

پیارے دوستو! دین کی خدمت ایک فضل الٰہی ہے۔ اور اب وقت ہے۔ اسے غنیمت سمجھو۔ نہ جانے پھر یہ مواقع ہاتھ آئیں یا نہ اس وقت خدمت دین کے لئے اپنی اولادوں کو وقف کرو۔ اور اپنے آقا کے منشاء کے مطابق اور ان کی ہدایات کے پیش نظر مدرسہ احمدیہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو داخل کرو۔ تاکہ جب اپنے پیارے مولیٰ کے پاس جاؤ۔ تو اس کے سامنے اس فرض سے بھی سرخرو ہو جاؤ۔ اولاد کو دین کی خاطر دینے میں ذرا توقف نہ ہو۔ بلکہ جو شخص یہ موقع پائے۔ اسے اپنی سعادت اور خوش بختی خیال کرے۔ کیونکہ دین کا کام تو بہر حال ہو کر رہے گا۔ اور احمدیت تو ضرور پھیلیگی۔ لیکن اگر یہی کام ہمارے ہاتھوں ہو جائے تو ہماری کامیابی اور اس دنیا میں چند روزہ زندگی بسر کرنے کے مقاصد پورے ہو گئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۵ رجنوری ۴۶ء کے خطبہ جمعہ میں پہلے ہی اس امر کی تیاری کی طرف توجہ دلاتے ہیں:-

"اس وقت دو قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ایک تو دیہاتی مبلغ ...... دوسرے ایسے مڈل پاس طالب علم جو مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کریں۔ ابھی داخلہ میں تین ماہ کا عرصہ ہے۔ اس لئے ابھی سے اس کے لئے دوست تیاری کریں"۔

بالآخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک الفاظ پر ہی یہ تحریک ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ جماعت ہر سال ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ کے لئے دے۔ اور جماعت کا فرض ہے کہ اس خیال کو زندہ رکھے۔ میں دیکھتا ہوں۔ جماعت میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ کہ روپیہ کے معاملہ میں اگر تعہد نہ کیا جائے۔ تو ہماری جماعت کے لوگ سستی کر جاتے ہیں۔ (ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ)

# جناب سیّد غلام حسین صاحب کا شکریہ

جیساکہ اخبار الفضل سے احباب کو معلوم ہوا ہوگا۔ خاکسار شادی کر کے جب اپنے بھائی اور بیوی کے ساتھ اپنے محلہ کو آرہا تھا۔ تو غیر احمدی مخالف از راہِ ظلم و ستم میری بیوی کو زبردستی چھین کر لے گئے۔ مگر خدا کے فضل سے میری بیوی باوجود ان کے نرغہ میں رہنے کے احمدیت پر قائم و برقرار رہی۔ اس خبر کو اخبار الفضل میں جناب سید غلام حسین صاحب ویٹرنری آفیسر ریاست بھوپال نے پڑھکر بذریعہ خط بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ نیز بطور تحفہ پانچ روپیہ میری بیوی کو اور پانچ روپیہ مقدمات کے خرچ کے لئے ارسال کئے۔ ان کی اس ہمدردی کا شکریہ میں اپنی بیوی بھائی اور اپنی طرف سے نیز جماعت احمدیہ سونگڑہ کی طرف سے ادا کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت میں اس سے بڑھ چڑھ کر صحابہؓ کا نمونہ قائم کرے آمین۔

(خاکسار غلام مرتضیٰ خان احمدی یکے از ممبران جماعت احمدیہ سونگڑہ ضلع کٹک)

# جماعت احمدیہ ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ میں جلسہ میلاد النبی صلعم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔ کہ جہاں ہماری جماعت فوجی معیار کے لحاظ سے دوسروں کے دوش بدوش ملکی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ وہاں قیام شریعت اور خدمتِ دین میں بھی ہمہ تن مصروف ہے۔ اس کا ثبوت ہمارا نائٹ سکول ہے۔ اور نوجوانوں کی اصلاح و بہبودی کے لئے ہفتہ واری تربیتی اجلاس درس و تدریس کا سلسلہ۔ اسلامی تقاریب کو بھی حسب استطاعت منایا جاتا ہے۔

۱۲ رفروری کو حسب سابق تمام مسلمانوں کو بتقریب "یوم میلاد النبی" سرکاری طور پر چھٹی تھی۔ ہمارے یہاں کئی روز قبل اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ یوم میلاد النبیؐ کی تقریب پر سیرت نبوی صلعم کے متعلق دو اجلاس ہونگے۔

## پہلا اجلاس

پہلا اجلاس نو بجے صبح مقامی مسجد میں زیر صدارت جمعدار نذیر احمد خاں صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس شروع ہونے سے قبل خاکسار نے اغراض و مقاصد بیان کر کے صدر جلسہ سے کارروائی شروع کرنے کی درخواست کی۔ جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو کہ مولوی اکبر علی صاحب نے کی۔ نظم عطاء اللہ صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر جمعدار محمد اشرف صاحب (واقف زندگی) نے فضائل نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر کی اور مجملاً گذشتہ صحیفوں کے حوالہ سے بعض پیشگوئیاں بیان کیں۔

ان کے بعد مولوی سلطان احمد صاحب نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق طیبہ کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے صحابہ کرام رضؓ کا ایثار کے موضوع پر تقریر کی۔ جناب پیر محمد صاحب نے "حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بہت احسن پیرایہ میں اپنے مضمون کو ختم کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے دوسرے اجلاس کے لئے اعلان کیا۔ اور جلسہ دعا کے بعد برخاست ہوا۔

## دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس سوا سات بجے بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم صوبیدار میجر شیر ولی صاحب سردار بہادر او۔ بی۔ آئی مسجد میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں بعض غیر مسلم افسران بھی شامل تھے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو کہ مولوی اکبر علی صاحب نے کی۔ فضل احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ پہلی تقریر خاکسار نے "حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک" کے موضوع پر کی۔ اس میں صحابہؓ کی مشکلات کا ذکر کیا۔ غیر مسلم دوستوں نے تقریر سنکر بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ تقریر پون گھنٹہ جاری رہی۔ خاکسار کے بعد مولوی سلطان احمد صاحب نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات کا ذکر کیا۔ ان کے بعد صاحب صدر نے اجمالی طور پر قرآن کریم کی خوبیوں کا ذکر کیا۔ حفاظت قرآن کریم کی دلیل کی وضاحت فرمائی۔ تیسری تقریر جمعدار محمد اشرف صاحب نے کی۔ ان کا مضمون "حضرت نبی کریم اللہ تعالےٰ کے مظہر اتم ہیں" تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات ربوبیت العالمین۔ مالکیت۔ رحمۃ للعالمین کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے دیا۔ ان کے بعد صوبیدار میجر شیر ولی صاحب بہادر او۔ بی۔ آئی نے مختصر الفاظ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات زندگی بیان فرمائے۔ اس اجلاس کی کارروائی ساڑھے نو بجے ختم ہوئی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ (خاکسار محمد شفیع سلیم (واقف زندگی)

# بیرونی ممالک میں ٹرینڈ مدرسین کی ضرورت

بیرونی ممالک میں ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے۔ جو B.T ہوں۔ یا S.A.V. واقف زندگی ہونا شرط نہیں۔ جو احباب جانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ فوراً اپنے ناموں سے اور کوائف سے ہمیں اطلاع دیں۔ تنخواہیں معقول ہیں۔ تبلیغ کے مواقع بھی نکل آئیں گے۔ دوستوں کو اپنے خرچ پر جانا ہوگا۔ ہاں ان کے لئے ہر قسم کی دیگر امداد بذریعہ دفتر تحریک جدید مہیا کی جائے گی۔ (انچارج تحریک جدید)



ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

## ریلوے میں ریزرو آسامیاں

مندرجہ ذیل اعلان فوجی اخبار مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا ہے۔ جو سابق ریلیز شدہ فوجیوں کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔

ریلوے بورڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریلوے میں بہت سی نان گزیٹڈ آسامیاں جنگی خدمات رکھنے والے امیدواروں کے لئے ریزرو رکھی گئی ہیں۔

نان گزیٹڈ آسامیوں کے لئے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے بھرتی ہوگی جو فوجی فارغ ہوتے وقت ریلوے میں ملازمت کرنے کی خواہش کرینگے۔ ان کیلئے ڈیموبلائیزیشن سنٹر میں ایک فالتو کارڈ بنایا جائیگا۔ یہ کارڈ ان ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینجوں کے پاس بھیجا جائیگا جو ریلوے کے ہیڈ کوارٹر میں قائم ہیں اور جس میں ملازمت کی خواہش کی گئی ہے جو سابق فوجی ریلیز ہو چکے ہیں۔ اور ریلوے میں ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج یا ہیڈ ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں رپورٹ کریں۔ یا اسے لکھیں وہاں ان کیلئے ایک اسپیشل کارڈ بنایا جائیگا۔ یہ نہایت اہم بات ہے۔ کہ وہ اس کام کو انجام دیں۔ کیونکہ فالتو کارڈ نہ ہونے کی صورت میں ایکسچینج انکی مدد نہ کرسکینگے گزیٹڈ آسامیوں کے بارے میں اعلان کیا جا چکا ہے ان کی تفصیل فارم سی۔ پی۔ ایس۔ آئی میں دیگئی ہے۔ جو فیڈرل پبلک کمیشن شملہ یا ڈیو ایجوکیشن افسر سے مل سکتی ہے

(ناظر امور عامہ)

---

باجازت امور عامہ

## قادیان میں باموقع جائداد

(۱) اس وقت میرے پاس مختلف محلہ جات میں نہایت باموقع سکنی قطعات ہیں۔ جو احباب خریدنا چاہیں مجھ سے خط و کتابت کریں (۲) نیز قطعات برائے دوکانات قابل فروخت ہیں۔ (۳) چند باموقع مکانات مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ہیں۔

**(۴) جائیداد کی خرید فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں:-**

**خاکسار: قریشی محمد مطیع اللہ۔ قریشی منزل دارالعلوم قادیان**

---

## اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو۔ یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا پیدا ہو کر یرقان۔ سوکھا۔ سبز۔ پیلے دست۔ قے۔ پسلی کا درد۔ پیچش۔ نمونیہ۔ بدن پر پھوڑے پھنسی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مرجاتے ہوں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ اٹھرا کی گولیاں ہم سے منگوا کر استعمال کریں جو مندرجہ بالا امراض کیلئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک گیارہ تولے گیارہ روپے۔ فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ



**محمد عبداللہ خان عطاء الرحمٰن دواخانہ محافظِ صحت قادیان**

---

## ضروری اعلان

ضرورت مند احباب اراضیات ہمارے پاس فروخت کرسکتے ہیں

**خاکسار محمد عبداللہ خان آف مالیرکوٹلہ۔ دارالسلام قادیان**

---

## دنیا کے تمام اطبا اور ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ

ہے کہ

صحت کی سب سے بڑی حفاظت یہ ہے، کہ دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھا جائے۔ اور منہ کو بدبو اور خرابی سے محفوظ رکھا جائے۔ اگر آپ کو صحت اور تندرستی کا خیال ہے۔ تو طبیہ عجائب گھر کا منجن لاجواب استعمال کیجئے۔ اس منجن کا استعمال مریضوں اور تندرستوں دونوں کیلئے مفید ہے۔ اس کا باقاعدہ استعمال آپ کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ برش یا انگلی سے استعمال کیجئے۔ آپکے دانت موتیوں کی طرح سفید چمکدار ہو جائیں گے۔ یہ منجن قیمتی اور کمیاب اجزا کا مرکب ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ۔ عہ

**منیجر۔ طبیہ عجائب گھر قادیان دارالامان**

---

## حب جواہر مہرہ عنبری
### محافظ شباب گولیاں

اس کے بڑے بڑے اجزا مروارید۔ یاقوت۔ یشب۔ زمرد مشک تاتار۔ زہر مہرہ خطائی۔ فیروزہ سونے اور چاندی کے ورق۔ لیڈ۔ کہربا۔ عنبر وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مقوی دل و دماغ۔ دافع خفقان معین حمل اور محافظ شباب ہیں:- ایک روپیہ کی چار گولیاں

**منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان دارالامان**

---

## اعلان نکاح

آج ... ۱۹۴۶ میری بیٹی بشیر بیگم کا نکاح بعوض مہر دو صد روپیہ میرے بھتیجے محمد صادق ولد میاں محمد حسین کے ساتھ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو مبارک کرے آمین بتاریخ ... ۱۹۴۶

العبد

**چوہدری غلام محمد کرمیوی ولد چوہدری کرم الٰہی مرحوم**

---

## آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔

قیمت مکمل کورس سولہ روپے

ملنے کا پتہ:

**دواخانہ خدمت خلق قادیان**

---

## انگریزی تبلیغی لٹریچر

- پیارے خدا اور پیارے رسول کی پیاری باتیں ۔۔۔ ۲۔۰۔۰
- چار ہزار قیمتی اقوال ۔۔۔ ۲۔۰۔۰
- پیارے امام کی پیاری باتیں ۔۔۔ ۱۔۰۔۰
- اسلامی اصول کی فلاسفی ۔۔۔ ۰۔۱۰۔۰
- نماز مترجم بالتصویر ۔۔۔ ۰۔۴۔۰
- حضرت انبیاء کے بینظیر کارنامے ۔۔۔ ۰۔۴۔۰
- دنیا کا آئندہ مذہب ۔۔۔ ۰۔۴۔۰
- آسمانی پیغام ۔۔۔ ۰۔۴۔۰
- پیغام صلح معہ دیگر مضامین ۔۔۔ ۰۔۴۔۰
- دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ ۔۔۔ ۰۔۴۔۰
- نظام نو ۔۔۔ ۰۔۲۔۰
- مختلف تبلیغی رسالے ۔۔۔ ۰۔۱۲۔۰

۸۔۰۔۰

جملہ آٹھ روپے کا سٹ معہ ڈاک خرچ چھ روپے میں بھیجدیا جائیگا۔

چار روپیہ کی کتب تین روپیہ میں بھیجدی جائینگی

**عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن**

---

## اکسیر بواسیر — بواسیر کا مجرب علاج

خونی بواسیر کے جس مریض نے بھی اسے استعمال کیا۔ وہ اس کا مجسم ثنا خواں بن گیا پہلے روز ہی اپنا طلسمی اثر دکھاتی ہیں۔ دو روپیہ کی ۴۲ گولیاں

ملنے کا پتہ:

**منیجر۔ طبیہ عجائب گھر قادیان**

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ



**واشنگٹن ۲۴ر فروری۔** امریکہ کے اخبارات ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کے مظاہرات کی خبریں نہایت نمایاں طور پر شائع کر رہے ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے اس ضمن میں برطانیہ کے وعدہ آزادی پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کو اس امر پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ان واقعات کی تہ میں کونسا جذبہ کام کر رہا ہے۔ اگر برطانیہ کے وعدہ آزادی میں کوئی صداقت ہے۔ تو اسے پورا کرنا چاہیئے۔

**پشاور ۲۴ر فروری۔** مولانا ابوالکلام آزاد کل بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے۔ اور بعد وائسرائے ہند سے خوراک کے معاملہ پر گفت و شنید کرنے کے لئے دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ خیال ہے۔ کہ اس کے بعد لاہور بھی آئیں گے۔ تاکہ تشکیل وزارت کے لئے کوشش کر سکیں۔

**ٹرانسوال ۲۴ر فروری۔** جنوبی افریقہ کی انڈین کانگرس کے صدر نے کل ایک بیان میں بتایا۔ کہ اگر حکومت افریقہ نے ہندوستانیوں کو الگ تھلگ رکھنے کی پالیسی ترک نہ کی۔ تو افریقین ہندوستانی حکومت ہند سے اپیل کریں گے۔ کہ وہ جنوبی افریقہ سے تجارتی بائیکاٹ کر دے۔

**بٹاویہ ۲۴ر فروری۔** انڈونیشی انتہا پسندوں اور برطانوی فوجوں میں کبھی کبھی تصادم ہو جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر اب ملک میں امن ہے۔ برطانوی سفیر سر آرچیبالڈ ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی برابر کوشش کر رہے ہیں۔

**چنکنگ ۲۴ر فروری۔** کل دو ہزار طلباء نے روسی فوجوں کے منچوریا خالی نہ کرنے کے خلاف پر امن طور پر جلوس نکالا۔ چین کے بڑے بڑے لیڈروں اور پروفیسروں نے حکومت روس کی اس بے جا مداخلت کی پالیسی کو نہایت متشددانہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔

**لکھنؤ ۲۴ر فروری۔** یو۔ پی اسمبلی میں ۱۴ امیدوار بلا مقابلہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔

**بمبئی ۲۴ر فروری۔** آج دوپہر کی خبر ہے۔ کہ امن رہا۔ لیکن شام کے وقت شہر میں مظاہرین نے فساد مچا دیا۔ جن پر گولی چلانی پڑی۔ اندازہ ہے۔ کہ اس وقت تک کے فسادات میں اڑھائی سو مارے جا چکے ہیں۔ اور گیارہ سو زخمی ہوئے ہیں۔ شہر میں مسلح پولیس اور بکتر بند گاڑیاں گشت لگا رہی ہیں۔ کل رات کراچی میں مظاہرین نے ایک مقام کو نذر آتش کر دینے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس اس ارادہ کی کامیابی میں حائل ہو گئی۔ کلکتہ میں فیکٹریاں چلنی شروع ہو گئی ہیں۔ اور شہر میں آمد و رفت بھی بدستور جاری ہو گئی ہے۔ وزیگاپٹم میں بھی بغاوت کے آثار پیدا ہو رہے تھے۔ لیکن ان پر ابتداء میں ہی قابو پا لیا گیا۔

**لاہور ۲۴ر فروری۔** مولانا ابوالکلام آزاد بدھ کو لاہور پہنچ جائیں گے۔

**الہ آباد ۲۴ر فروری۔** پنڈت جواہر لعل نہرو آج بمبئی روانہ ہو گئے۔ آپ نے کہا۔ میرا خیال ہے۔ کہ شاید میرے پہنچنے سے شہر کی حالت کچھ بہتر ہو سکے۔

**بمبئی ۲۴ر فروری۔** چند روز کے مظاہرات کے نتیجہ میں اس وقت تک ۲۱۰ آدمی مر چکے ہیں۔ اور ۱۰۱۷ گھائل ہوئے ہیں۔

**دہلی ۲۴ر فروری۔** کل سنٹرل اسمبلی میں ریلوے بجٹ میں کٹوتیوں کی تجاویز پیش ہونگی

**ناگپور ۲۴ر فروری۔** سی۔ پی برار اسمبلی میں ۲۰ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ جن میں اٹھارہ کانگرسی ہیں۔

**لاہور ۲۳ر فروری۔** ہندوستانی فضائی فوج کے ایک یونٹ کے ۱۰۰ سپاہیوں نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال کر دی۔ ان کی کام پر واپس جانے کی شرط یہ ہے۔ کہ شکایات کی سماعت کے دو ہفتہ بعد ان کا ازالہ کر دیا جائے۔

**انبالہ ۲۳ر فروری۔** ہندوستان کی فضائی فوج کے اس تمام عملہ نے جو یہاں مقیم ہے (افسروں کے سوا) کراچی اور بمبئی میں ہندوستانی جہاز رانوں پر گولیاں چلائے جانے کے خلاف بطور احتجاج ہڑتال کر دی۔ ۶۰۰ نان کمشنڈ افسروں اور ہوابازوں نے شہر کے بازاروں میں جلوس نکالا۔

**کلکتہ ۲۳ر فروری۔** بمبئی میں گولیاں چلائے جانے کے خلاف احتجاج کے طور پر آج کلکتہ میں مظاہرے ہوئے۔ جس کے نتیجہ میں جنوبی کلکتہ میں ٹرامو ے گاڑیوں اور لاریوں کی آمد و رفت بند ہو گئی۔

**مدراس ۲۳ر فروری۔** بمبئی اور کلکتہ کے جہاز رانوں کی ہڑتال کے ساتھ ہمدردی کے طور پر مدراس میں ہندوستانی بحری فوج کے ۷۰ نوجوانوں نے کل صبح بازاروں میں مظاہرہ کیا۔ انہوں نے صبح کا ناشتہ کھانے سے انکار کر دیا۔ اپنے بارکوں سے باہر نکل آئے۔ اور جلوس کی شکل میں چائنا بازار میں داخل ہو گئے۔

**بمبئی ۲۳ر فروری۔** ہجوم نے قریباً ۳۰ فوجی لاریوں کئی ڈاکخانوں اور کئی عمارتوں پر آگ لگا دی۔ چھ بنکوں پر حملہ کیا گیا۔ ان کے دفاتر لوٹ لئے گئے۔ اناج کی ایک درجن دکانیں بھی لوٹ لی گئیں مشتعل ہجوم نے پولیس اور فوج پر حملہ کر دیا۔ مسلم علاقوں میں ٹینک گشت کر رہے ہیں۔

**لاہور ۲۳ فروری۔** سردار سرمدولی سنگھ کو نیشر کو دس ہزار سالہ جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔

**بمبئی ۲۳ فروری۔** معلوم ہوا کہ ہندوستانی جہازیوں کی بغاوت کو فرد کرنے کے لئے رائل نیوی کے جہاز یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آج دوپہر ڈاک ایریا پہ بمبار اور لڑاکے جہاز پرواز کرتے رہے

**ٹوکیو ۲۳ فروری۔** جاپانی گورنمنٹ نے جنرل میکارتھر سے درخواست کی ہے۔ کہ منچوریا۔ شمالی کوریا۔ سکھالین اور جزائر کیورائل میں جو تین لاکھ جاپانی موجود ہیں۔ انہیں واپس جاپان لانے کے لئے امریکی فوجیں اس کی امداد کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ درخواست جنرل میکارتھر نے واشنگٹن بھیج دی ہے تاکہ وہ ضروری ہدایات حاصل کر سکے۔

**مدراس ۲۳ فروری۔** لیگی لیڈر نوابزادہ لیاقت علی نے ایک بیان میں صوبہ سرحد کے انتخابی نتائج پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا۔ کہ صوبہ سرحد کے تینتیس لاکھ پٹھان اگر کانگرس کے ساتھ ہیں۔ اور پاکستان کے خلاف تو یہ تینتیس لاکھ آدمی ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔

**نئی دہلی ۲۳ فروری۔** جنرل سیکرٹری آل انڈیا ٹیلیگراف یونین نے بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک نوٹس کے ذریعہ ڈائریکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ محکمہ کے تمام ملازمان ۱۱ مارچ یا اس کے بعد ہڑتال کر دیں گے۔

**لاہور ۲۳ فروری۔** گورنر پنجاب نے الیکشن کمشنر پنجاب اور پراونشل الیکشن آفیسر (ڈپٹی اسسٹنٹ الیکشن کمشنر پنجاب) کو پنجاب اسمبلی الیکٹورل رولز کے ماتحت انتخابی عذر داریاں موصول کرنے کے لئے افسران مجاز مقرر کیا ہے۔

**لاہور ۲۳ فروری۔** سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ کے قصباتی حلقہ سے لیگی امیدوار شیخ کرامت علی کی کامیابی کا اعلان ہو گیا۔ ان کے احراری حریف مولوی مظہر علی اظہر کو بری طرح شکست ہوئی ہے شیخ کرامت علی نے ۱۸۱۴۴ ووٹ حاصل کئے ہیں۔ مولوی مظہر علی اظہر ۷۰۰۷ ووٹ حاصل کر سکے ہیں۔ احرار نے اس انتخاب میں جتنے امیدوار کھڑے کئے تھے۔ وہ سب ناکام رہے ہیں۔

**احمد آباد ۲۳ فروری۔** احمد آباد اور بمبئی ریلوے اسٹیشنوں کی ہڑتال بدتر صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ریلوے کے قریباً دو ہزار ملازم آج اس ہڑتال میں شامل ہو گئے ہیں

**طہران ۲۳ فروری۔** شمالی ایران کے صوبہ آذربائیجان کی تودی پارٹی۔ آذربائیجان سے روسی فوجوں کے رخصت ہو جانے کی مخالف ہے۔ معاہدہ کی شرائط کے مطابق روسی فوجیں وہاں سے ۲ مارچ کو رخصت ہو جائیں گی۔ مگر تودی پارٹی کی تجویز ہے۔ کہ اس اقدام کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کی جائے۔

**قاہرہ ۲۳ فروری۔** قاہرہ اور سکندریہ میں پرسوں برطانیہ کے خلاف وسیع پیمانے پر بلوے ہوئے۔ جن میں گیارہ افراد ہلاک اور ایک سو اور دو سو کے درمیان مجروح ہوئے۔

**لاہور ۲۳ فروری۔** حکومت پنجاب ان شہروں میں جہاں راشننگ نافذ ہو چکا ہے۔ چاول راشن کر دینے کا اہتمام کر رہی ہے۔ بیوپاریوں کو چاول بیچنے کی ممانعت کر دی ہے

**لاہور ۲۳ فروری** سونا ۹۰/- چاندی ۱۴۶/- پونڈ ۶۳/-

**امرتسر ۲۳ فروری** سونا ۹۲/- چاندی ۱۴۶/- پونڈ ۶۳/۸۔